© rasailojaraid.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

محدث دہلی

جلد ۵ | ماہ جنوری سنہ ۱۹۳۸ء مطابق ماہ شوال و ذیقعدہ سنہ ۱۳۵۶ھ | نمبر ۹

دارالحدیث رحمانیہ دہلی کے اٹھارہویں تعلیمی سال کا شاندار افتتاح

اور

عالیجناب محترم مہتمم صاحب مدظلہ العالی کا پرمغز تاریخی خطبہ

ہم اپنے ناظرین تک اس خوشخبری کو پہنچاتے ہوئے اپنے قلوب کی گہرائیوں میں فرحت و انبساط کا ایک دریا موجزن پاتے ہیں کہ اللہ کا ہزار ہزار شکر و احسان، فضل و انعام ہے کہ تعطیل کلاں کے بعد دارالحدیث رحمانیہ دہلی پھر اپنی پوری شان و عظمت، خیر و برکت کے ساتھ ۱۴ شوال سنہ ۱۳۵۶ھ مطابق ۱۸ دسمبر سنہ ۱۹۳۷ء یوم شنبہ سے شروع ہو چکا ہے پرانے طلبہ حسب معمول آرہے ہیں اور نئے طلبہ بھی بحمداللہ ہر صنف کے کافی تعداد میں داخل ہو چکے ہیں۔

اس سال تعلیم کا آغاز ایک نئی شان کے ساتھ یوں ہوا ہے کہ ۱۴ شوال سنہ ۵۶ھ کو تمام طلبہ و مدرسین مدرسہ کے وسیع ہال میں جمع ہو گئے۔ سب سے پہلے مہتمم صاحب زید مجدہٗ کو مہ نے اپنا خطبہ افتتاحیہ پڑھکر سنایا۔ بعد ازاں اساتذہ کرام نے اپنی اپنی متعلقہ کتب میں سے بعض کا تقریباً آدھ گھنٹہ تک درس دیا اور پھر دعا کے بعد تمام حاضرین کی تواضع کی گئی اور جلسہ برخاست ہو گیا۔

ہم ذیل میں مہتمم صاحب کے خطبۂ عالیہ کو نقل کرتے ہوئے نہ صرف طلبۂ دارالحدیث رحمانیہ سے (جو اس کے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مخاطب اول ہیں) بلکہ تمام مدارس عربیہ کے طالبان علم دین سے پرزور اپیل کرتے ہیں کہ وہ اس خطبہ کے ایک ایک لفظ پر عبرت وعقیدت کی نگاہ ڈالیں اور اسے اپنی علمی زندگی کا دستور العمل بنا کر فلاح دارین کے مستحق بنیں اور پھر اس کے قائل کو بھی اپنی پرخلوص دعاؤں میں یاد رکھیں۔

مدیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ

اَمَّا بَعْدُ، میں اپنے مدرسہ کے طلبہ کو مثل اپنی اولاد کے سمجھتا ہوں۔ میں ان کی علم دین کی مبارک طلب کا خیر مقدم کرتا ہوا ان سے عرض پرداز ہوں کہ اس مدرسہ سے میری اصلی غرض توحید و سنت قرآن وحدیث کی اشاعت ہے۔ اسی اہم غرض کی تحصیل کے لئے میں اپنے کاروبار اور اشغال کو خیرباد کہہ کر آپ میں بیٹھا ہوا ہوں۔ مجھے امید ہے کہ آپ حضرات میرے لئے میری آنکھوں کی ٹھنڈک اور میرے دل کی راحت ثابت ہوں گے آپ جس پاک علم کو حاصل کرنے کیلئے یہاں آئے ہیں اس کی تحصیل پوری جدوجہد سے کریں گے ساتھ ہی اس تعلیم کا بہترین نمونہ اپنے تئیں بنانے میں کوئی کمی نہ کریں گے۔ اپنے اخلاق و عادات کو سنتِ رسولؐ کی پابندی کے رنگ میں رنگ دیں گے اور مجھے کبھی شکایت کا موقع نہ دیں گے۔

نماز کی نگرانی اور اسے مسنون طریق پر ادا کرنا یہ آپ کا پہلا فریضہ ہے اذان سنتے ہی مسجد میں حاضر ہوجایا کریں آدابِ مسجد ہر وقت ملحوظ خاطر رہیں۔ نماز کی غیر حاضری مجھ پر بہت شاق گذرتی ہے اپنے اسباق کے وقت غیر حاضر نہ رہیں اپنے اساتذہ کے ادب اور ان کے احترام میں کبھی کسی طرح کی کمی نہ کریں آپس میں بھائی بھائی ہو کر رہیں کوئی جھگڑا فساد بدزبانی حسد و بغض کسی کو کسی سے نہ ہونا چاہیئے۔ میں نے تمہارے لئے مطبخ کا مکمل انتظام کر رکھا ہے وہاں ادب کے ساتھ سنت کے مطابق کھانا آرام کھاؤ وہاں کی اگر کوئی شکایت ہو تو مجھ سے بے دھڑک کہو بلکہ کسی قسم کی بھی کسی کو کسی سے شکایت ہو تو یہ عاجز دن بھر یہاں موجود رہتا ہے فوراً مجھ سے آکر کہو پھر انشاء اللہ شکایت باقی نہ رہے گی۔ مدرسے کے قواعد کو ہر وقت پیش نظر رکھو اور ان کی خلاف ورزی سے مجتنب رہو۔ اپنے اپنے کمروں کی، جسم کی، کپڑوں کی صفائی کا ہر وقت خیال رکھو اپنے سبق کو سمجھ کر پڑھو جو چیز جبتک صحیح طور پر سمجھ نہ لو آگے نہ بڑھو۔ اپنا پورا وقت اسی کے یاد کرنے اور سمجھنے میں صرف کردو۔ غفلت میں اپنا وقت ہرگز نہ کھونا بری صحبتوں سے بچتے رہنا۔ فضولیات سے پرہیز کرنا۔ جو بات تمہیں تمہارے بھلے کی کہی جاوے اس پر عامل رہنا کوئی امر تمہیں اگر پیش آئے مجھ سے مشورہ کرلیا کرنا انشاء اللہ تم مجھے اپنا خیرخواہ دردمند اور ناصح پاؤ گے میں تمہاری بہی خواہی اور ترقی میں ہمیشہ کوشاں رہونگا انشاء اللہ تمہاری جسمانی صحت کو مدنظر رکھتے ہوئے میں نے اپنے مدرسے میں ورزش کی بہترین صورت بھی مہیا کردی ہے تم بعد از فراغت تعلیم اسمیں شامل ہو کر اپنی طاقت بنائے رکھنے کی راہ اختیار کرسکتے ہو۔ میں نے تمہاری تندرستی کے پیش نظر ایک ڈاکٹر صاحب کا بھی انتظام ۴۴

میرے پیارے بچو! جہاں تم اپنا باطن تقوے سے سنوارو گے وہاں تم اپنا ظاہر بھی اتباع سنت میں رنگ لو۔ ڈاڑھی مونچھ شکل وصورت لباس۔ بول چال، کھانے پینے۔ آنے جانے۔ بیٹھنے اٹھنے، سونے جاگنے غرض ہر کام کے طریقوں میں اتباع سنت کا نور چمکتا ہوا نظر آنا چاہیئے۔

(باقی صفحہ ۲۳ پر ملاحظہ ہو)

عاجز مدرسے کی طرف سے کرا سکتے ہو۔

© rasailojaraid.com